اور عیسائی اہل علم کی دوسری مستند کتابوں سے بکثرت شواہد جمع کیے گئے ہیں جن کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جنھوں نے کبھی جوئے شیر کے منہ سے شکر جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمہ معدودے چند غلطی اور صحیح ہے۔ جن عربی مفردات کے لفظی ترجمے تشفی بخش نہیں معلوم ہوئے، ان کی توضیح حاشیے میں کر دی گئی ہے۔ اسی طرح حواشی گوناگوں لغوی، نحوی، تاریخی اور جغرافی معلومات اور فوائد کا مجموعہ ہیں۔ البتہ ترجمے میں بائیبل کی زبان اور طرز ادا (Phraseology) اختیار کیا گیا ہے، جس میں اختلاف کی گنجائش ہے اور اصحاب ذوق کی دو رائیں ہو سکتی ہیں۔

ایک حرف عربی کلمات کے املا (Transliteration) سے متعلق۔ مستشرقین کی کانفرنس (برسلز ۱۹۱۲ء) نے املا کے جو علامات مقرر کیے تھے۔ ان کی پابندی کی جاتی، تو اچھا تھا۔ 'خ' کا املا 'Kh' کی بجائے 'kh' اور 'ش' کا 'S' ہونا چاہیے۔ 'ض' کا املا 'Dh' بہت زیادہ اشتباہ کا باعث ہوگا۔ 'ض' کا مستند املا 'D' ہی رکھا جاتا، تو اچھا تھا۔ اسی طرح 'غ' کے لیے 'gh' کے بجائے 'g' ہی بہتر اور انسب ہے۔ گو مولانا نے دیباچے سے پہلے اپنے طرز املا (Transliteration) کی تشریح کر دی ہے۔ مگر بار بار ورق الٹ کر اشتباہ اور الجھن کا دور کرنا بھی آسان نہیں۔

بہر حال یہ معمولی فروگذاشت ہے اور ایسی جس میں اختلاف رائے کی بھی خاصی گنجائش ہے۔ یوں ترجمہ بحیثیت مجموعی وقت کی ایک اہم ضرورت پورا کرتا ہے۔ ابھی صرف پہلا پارہ چھپا ہے، اللہ کرے کہ پورا سلسلہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔ اور انگریزی جاننے والے مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

المختصر مرتبہ مولوی احمد اللہ صاحب۔ سوامی گوڑہ۔ حیدرآباد دکن۔ تقطیع چھوٹی، ۲۰ صفحے، لکھائی چھپائی اچھی، کاغذ دیسی حیدرآبادی عمدہ

قیمت اور ملنے کا پتہ درج نہیں۔ غالباً خود مرتب سے مل سکے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی (ف ۲۰۴ھ) کی 'فقہ' پر نہایت مختصر، مفید اور جامع رسالہ ہے، یہ اصل میں قاضی ابو شجاع احمد بن حسین اصفہانی (ف ۵۹۳ھ) کے رسالہ التقریب پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ مرتب نے التقریب کی بعض شرحوں اور حاشیوں سے بھی مدد لی ہے۔ ہم نے جا بجا سے رسالے کو دیکھا، طرز ادا صاف، سلیس اور شگفتہ پایا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ فقہ شافعی کے مبتدی طلبہ کے لیے یہ رسالہ کافی وشافی ہوگا۔

قصص و مسائل مولانا عبد الماجد دریابادی، چھوٹی تقطیع، ۱۳۲ صفحے، کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ، ادارہ اشاعت اردو، حیدرآباد دکن۔ قیمت ۱۲؍

یہ کتاب مولانا عبد الماجد دریابادی کے دو مقالوں، بعض قدیم مسائل جدید روشنی میں، اور جدید قصص الانبیاء کا مجموعہ ہے۔ پہلا مقالہ رضا اکاڈمی رامپور میں سنایا گیا تھا (۱۹۴۱ء) اور دوسرا اسلامیہ کالج پشاور میں پڑھا گیا تھا (۱۹۴۳ء)۔ دونوں قرآن کریم سے متعلق ہیں، اور ان میں خاص طور پر قرآن مجید کے علمی، اثری، جغرافی اور تاریخی پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے۔ طریق بحث عالمانہ اور محققانہ اور انداز بیان ادیبانہ اور دل آویز ہے۔

مولانا عبد الماجد عرصہ دراز سے قرآن کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے ترجمہ قرآن (انگریزی) کے حواشی اور ان مضمونوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے اس سلسلے میں پورے ذخیرہ مذہبی اور اثری و جغرافی لٹریچر کو خوب کھنگالا ہے۔ جہاں تک عام خادمان قرآن کی رسائی نہیں ہوتی۔ کسی مصنف اور صاحب تحقیق کی عام تحقیقات و نتائج سے پورا پورا اتفاق کرنا تو بہت دشوار ہے۔ اتنا بہر حال اطمینان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ بحیثیت مجموعی مولانا کی فراہم کردہ معلومات نہایت قیمتی اور مفید ہیں۔ انداز بیان کا البیلا پن اور اس پر اردو کی نکھری ستھری زبان سونے پر سہاگہ کا کام کر رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ مولانا دریابادی کی انشا خاصے کی چیز ہے۔

شروع میں مصنف کا مختصر دیباچہ ہے اور اس کے بعد غالباً جناب ناشر نے کچھ "ناظرین" سے کہنا چاہا ہے۔ ایسی ستھری کتاب میں یہ دخل در معقولات ذوق سلیم پر گراں گذرتا ہے۔ ہمیں تو ناشر کی داد و تحسین ناشناس "متم" کی معلوم ہوتی ہے، لیکن ناشر صاحبان کو اس قسم کی "تحصیل فزائی" سے روک کون سکتا ہے؟

(م۔ح)